البتہ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور وہ چیزیں جو اللہ تعالیٰ سے قریب کریں (یعنی نیک عمل) اور عالم اور طالب علم کہ یہ سب چیزیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور نہیں ہیں۔ (ترمذی)

﴿ 32 ﴾ عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: اُغْدُ عَالِماً اَوْ مُتَعَلِّمًا اَوْ مُسْتَمِعًا اَوْ مُحِبًّا وَلَا تَكُنِ الْخَامِسَةَ فَتَهْلِكَ وَالْخَامِسَةُ اَنْ تُبْغِضَ الْعِلْمَ وَاَهْلَهُ

رواه الطبرانی فی الثلاثة والبزارورجاله موثقون، مجمع الزوائد ١/٣٢٨

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم یا تو عالم بنو، یا طالب علم بنو، یا علم توجہ سے سننے والے بنو، یا علم اور علم والوں سے محبت کرنے والے بنو (ان چار کے علاوہ) پانچویں قسم کے مت بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ پانچویں قسم یہ ہے کہ تم علم اور علم والوں سے بغض رکھو۔ (طبرانی، بزار، مجمع الزوائد)

﴿ 33 ﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰی هَلَكَتِهٖ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللّٰهُ حِكْمَةً فَهُوَ یَقْضِیْ بِهَا وَیُعَلِّمُهَا۔ رواه البخاری، باب انفاق المال فی حقه، رقم: ١٤٠٩

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حسد دو شخصوں کے علاوہ کسی پر جائز نہیں یعنی اگر حسد کرنا کسی پر جائز ہوتا تو یہ دو شخص ایسے تھے کہ ان پر جائز ہوتا۔ ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا والے کاموں میں خرچ کرتا ہو۔ دوسرے وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور اسے دوسروں کو سکھاتا ہو۔ (بخاری)

﴿ 34 ﴾ عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَیْنَا نَحْنُ عِنْدَرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ، اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا رَجُلٌ شَدِیْدُ بَیَاضِ الثِّیَابِ، شَدِیْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لَا یُرٰی عَلَیْهِ اَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا یَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَاَسْنَدَ رُكْبَتَیْهِ اِلٰی رُكْبَتَیْهِ، وَوَضَعَ كَفَّیْهِ عَلٰی فَخِذَیْهِ، وَ قَالَ: یَا مُحَمَّدُ! اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِسْلَامِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْاِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَ تُقِیْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِیَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ، وَ تَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ، یَسْئَلُهُ، وَیُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ؟ قَالَ: اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهٖ،

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ، وَقَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ؟ قَالَ: اَنْ تَعْبُدَاللهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ، فَإِنَّهٗ يَرَاكَ: قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ: مَا الْمَسْؤُلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ: فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا؟ قَالَ: اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا، وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ، الْعَالَةَ، رِعَاءَ الشَّاءِ، يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ، فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِيْ: يَا عُمَرُ اَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ، اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهٗ جِبْرِيْلُ، اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ۔

رواه مسلم، باب بيان الايمان والاسلام......:رقم ۹۳

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک شخص آیا جس کا لباس انتہائی سفید اور بال گہرے سیاہ تھے، نہ اس کی حالت سے سفر کے آثار ظاہر تھے (کہ جس سے سمجھا جاتا کہ یہ کوئی مسافر شخص ہے) اور نہ ہم میں سے کوئی اس کو پہچانتا تھا (جس سے یہ ظاہر ہوتا کہ یہ مدینہ کا مقامی ہے) بہرحال وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریب آکر بیٹھا کہ اپنے گھٹنے آپؐ کے گھٹنوں سے ملا لئے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنی دونوں رانوں پر رکھ لئے۔ اس کے بعد اس نے عرض کیا: اے محمد! مجھے بتائیے کہ اسلام کیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام (کے ارکان میں سے) یہ ہے کہ تم (دل وزبان سے) یہ گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ذات عبادت وبندگی کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر بیت اللہ کے حج کی طاقت رکھتے ہو تو حج کرو۔ یہ سن کر اس شخص نے کہا: آپؐ نے سچ فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں اس شخص پر تعجب ہوا کہ سوال کرتا ہے (گویا کہ جانتا نہ ہو) اور پھر تصدیق بھی کرتا ہے (جیسے پہلے سے جانتا ہو) پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کو، ان کے فرشتوں کو، ان کی کتابوں کو، ان کے رسولوں کو اور قیامت کے دن کو دل سے مانو اور اچھی بری تقدیر پر یقین رکھو۔ اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے بتائیے کہ احسان کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اور بندگی اس طرح کرو گویا تم اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت نصیب نہ ہو تو پھر اتنا تو دھیان میں رکھو کہ اللہ تعالیٰ

تمہیں دیکھ رہے ہیں۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مجھے قیامت کے بارے میں بتایئے (کہ کب آئے گی)؟ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں جواب دینے والا، سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا یعنی اس بارے میں میرا علم تم سے زیادہ نہیں۔ اس شخص نے عرض کیا: پھر مجھے اس کی کچھ نشانیاں ہی بتا دیجئے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس کی ایک نشانی تو یہ ہے کہ) باندی اپنی مالکہ کو جنے گی اور (دوسری نشانی یہ ہے کہ) تم دیکھو گے کہ جن کے پاؤں میں جوتا اور جسم پر کپڑا نہیں ہے، فقیر ہیں، بکریاں چرانے والے ہیں وہ بڑی بڑی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر وہ شخص چلا گیا۔ میں نے کچھ دیر توقف کیا (اور آنے والے شخص کے بارے میں دریافت نہیں کیا) پھر آپ ؐ نے خود ہی مجھ سے پوچھا: عمر! جانتے ہو یہ سوالات کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور ان کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو تمہارے پاس تمہارا دین سکھانے کے لئے آئے تھے۔ (مسلم)

فائدہ: حدیث شریف میں قیامت کی نشانیوں میں باندی کا اپنی مالکہ کو جننے کا ایک مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب والدین کی نافرمانی عام ہو جائے گی یہاں تک کہ لڑکیاں جن کی طبیعت میں ماؤں کی اطاعت زیادہ ہوتی ہے وہ بھی نہ صرف یہ کہ ماؤں کی نافرمان ہو جائیں گی بلکہ اُلٹا ان پر اس طرح حکم چلائیں گی جس طرح ایک مالکہ اپنی باندی پر حکم چلاتی ہے۔ اسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عنوان سے تعبیر فرمایا ہے کہ عورت اپنی مالکہ کو جنے گی۔ دوسری نشانی کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب مال اور دولت ان لوگوں کے ہاتھ میں آجائے گی جو اس کے اہل نہیں ہوں گے۔ ان کی دلچسپی اونچے اونچے مکانات بنانے میں ہوگی اور اسی میں ایک دوسرے پر بازی لے جانے کی کوشش کریں گے۔ (معارف الحدیث)

﴿ 35 ﴾ عَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ، اَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ، وَالْآخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ، اَيُّهُمَا اَفْضَلُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِي يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِي يَصُوْمُ النَّهَارَ وَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِيْ عَلَى اَدْنَاكُمْ رَجُلًا۔ رواہ الدارمی ۱/۱۰۹

حضرت حسنؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بنی اسرائیل کے دو شخصوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان دونوں میں کون افضل ہے؟ ان میں سے ایک عالم تھا جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا۔ دوسرا دن کو روزہ رکھتا اور رات میں عبادت کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز پڑھ کر لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے میں مشغول ہو جاتا اس عابد پر جو دن کو روزے رکھتا اور رات میں عبادت کرتا ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ درجہ کے شخص پر ہے۔ (دارمی)

﴿ 36 ﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوْضٌ وَإِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ الرَّجُلَانِ فِي الْفَرِيْضَةِ لَا يَجِدَانِ مَنْ يُخْبِرُ هُمَا بِهَا۔ رواه البيهقي في شعب الايمان ٢/٢٥٥

حضرت عبد اللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، فرض احکام سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے اٹھا لیا جاؤں گا اور علم بھی عنقریب اٹھا لیا جائے گا یہاں تک کہ دو شخص ایک فرض حکم کے بارے میں اختلاف کریں گے اور (علم کے کم ہو جانے کی وجہ سے) کوئی ایسا شخص نہیں ملے گا جو ان کو اس فرض حکم کے بارے میں صحیح بات بتا دے۔ (بیہقی)

﴿ 37 ﴾ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَاأَيُّهَا النَّاسُ! خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ الْعِلْمُ وَقَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ۔ (الحديث) رواه احمد ٥/٢٦٦

حضرت ابو اُمامہ باہلی ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! علم کے واپس لیے جانے اور اٹھا لیے جانے سے پہلے علم حاصل کر لو۔ (مسند احمد)

﴿ 38 ﴾ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهِ وَحَسَنَاتِهِ بَعْدَ مَوْتِهِ عِلْمًا عَلَّمَهُ وَ نَشَرَهُ، وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ، وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ أَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ أَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ، أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ، يَلْحَقُهُ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ۔ رواه ابن ماجه، باب ثواب معلم الناس الخير، رقم: ٢٤٢

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کے مرنے کے بعد جن اعمال کا ثواب اس کو ملتا رہتا ہے اُن میں ایک تو علم ہے جو کسی کو سکھایا اور پھیلایا ہو، دوسرا صالح اولاد ہے جس کو چھوڑا ہو، تیسرا قرآن شریف ہے جو میراث میں چھوڑ گیا ہو، چوتھا مسجد ہے جو بنا گیا ہو، پانچواں مسافر خانہ ہے جس کو اُس نے تعمیر کیا، چھٹا نہر ہے جس کو اُس نے جاری کیا ہو، ساتواں وہ صدقہ ہے جس کو اپنی زندگی اور صحت میں اس طرح دے گیا ہو کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب ملتا رہے (مثلاً وقف کی شکل میں صدقہ کر گیا ہو)۔ (ابن ماجہ)

﴿ 39 ﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ اِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلاَ ثًا حَتّٰى تُفْهَمَ۔ (الحديث)، رواه البخاري، باب من اعاد الحديث......رقم: ٩٥

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب کوئی بات ارشاد فرماتے تو اس کو تین مرتبہ دہراتے تا کہ (اس بات کو) سمجھ لیا جائے۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی اہم بات ارشاد فرماتے تو اس بات کو تین مرتبہ دہراتے تا کہ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں۔ (مظاہر حق)

﴿40﴾ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا، فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا۔ رواه البخاري، باب كيف يقبض العلم؟رقم: ١٠٠

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ علم کو (آخری زمانے میں) اس طرح نہیں اٹھائیں گے کہ لوگوں (کے دل و دماغ) سے اسے پورے طور پر نکال لیں بلکہ علم کو اس طرح اٹھائیں گے کہ علماء کو ایک ایک کر کے اٹھاتے رہیں گے یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ علماء کے بجائے جاہلوں کو اپنا سردار بنالیں گے، ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے اور وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ خود تو گمراہ تھے ہی دوسروں کو بھی گمراہ کر دیں گے۔ (بخاری)

﴿41﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ

جَعْظَرِيٍّ جَوَّاظٍ سَخَّابٍ بِالْاَسْوَاقِ، جِيْفَةٍ بِاللَّيْلِ، حِمَارٍ بِالنَّهَارِ، عَالِمٍ بِاَمْرِ الدُّنْيَا، جَاهِلٍ بِاَمْرِ الْآخِرَةِ۔ رواه ابن حبان، قال المحقق: اسناده صحيح على شرط مسلم ١/٢٧٤

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں جو سخت مزاج ہو، زیادہ کھانے والا ہو، بازاروں میں چیخنے والا ہو، رات میں مردہ کی طرح (پڑا سوتا رہتا) ہو، دن میں گدھے کی طرح (دنیاوی کاموں میں ہی پھنسا رہتا) ہو، دنیا کے معاملات کا جاننے والا اور آخرت کے امور سے بالکل جاہل ہو۔ (ابن حبان)

﴿42﴾ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ! اِنِّيْ قَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيْثًا كَثِيْرًا اَخَافُ اَنْ يُنْسِيَ اَوَّلَهُ آخِرُهُ فَحَدِّثْنِيْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا، قَالَ: اتَّقِ اللهَ فِيْمَا تَعْلَمُ۔ رواه الترمذي و قال: هذا حديث ليس اسناده بمتصل وهو عندي مرسل، باب ماجاء في فضل الفقه على العبادة، رقم: ٢٦٨٣

حضرت یزید بن سلمہ جعفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے آپ سے کئی حدیثیں سنی ہیں، مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ آخری حدیثیں تو مجھے یاد رہیں اور پہلی حدیثیں یاد نہ رہیں، مجھے اس لئے کوئی جامع بات ارشاد فرمادیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جن امور کا تمہیں علم ہے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو یعنی اپنے علم کے مطابق عمل کرو۔ (ترمذی)

﴿43﴾ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ لِتُبَاهُوْا بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلَا تُمَارُوْا بِهِ السُّفَهَاءَ، وَلَا تَخَيَّرُوْا بِهِ الْمَجَالِسَ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ، فَالنَّارُ النَّارُ۔ رواه ابن ماجه، باب الانتفاع بالعلم والعمل به، رقم: ٢٥٤

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علماء پر بڑائی جتانے، بیوقوفوں سے جھگڑنے یعنی ناسمجھ عوام سے الجھنے اور مجلسیں جمانے کے لئے علم حاصل نہ کرو۔ جو شخص ایسا کرے اس کے لئے آگ ہے آگ۔ (ابن ماجہ)

فائدہ: ''علم کو مجلسیں جمانے کے لئے حاصل نہ کرو'' اس جملے کا مطلب یہ ہے کہ علم کے ذریعہ سے لوگوں کو اپنی ذات کی طرف متوجہ نہ کرو۔

﴿44﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ اَلْجَمَهُ اللهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه ابوداؤد، باب كراهية منع العلم، رقم: ٣٦٥٨

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے علم کی کوئی بات پوچھی جائے اور وہ (باوجود جاننے کے) اُس کو چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی لگام ڈالیں گے۔ (ابوداؤد)

﴿45﴾ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِیْ يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ بِهٖ كَمَثَلِ الَّذِیْ يَكْنِزُ الْكَنْزَ ثُمَّ لَا يُنْفِقُ مِنْهُ.

رواه الطبرانی فی الأوسط وفی اسناده ابن لهيعة، الترغيب ١/١٢٢

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو علم سیکھتا ہے پھر لوگوں کو نہیں سکھاتا اس شخص کی طرح ہے جو خزانہ جمع کرتا ہے پھر اس میں سے خرچ نہیں کرتا۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿46﴾ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا. (وهو قطعة من الحديث) رواه مسلم، باب فی الادعية، رقم: ٦٩٠٦

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: "اَللّٰهُمَّ! اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا" **ترجمه:** یا اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جو نہ ڈرے اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو۔ (مسلم)

﴿47﴾ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ، وَ عَنْ عِلْمِهٖ فِيْمَا فَعَلَ، وَ عَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِيْمَا اَنْفَقَهُ وَعَنْ جِسْمِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ.

رواه الترمذی و قال: هذا حديث حسن صحيح، باب فی القيامة، رقم: ٢٤١٧

حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک (حساب کی جگہ سے) نہیں ہٹ سکتے جب تک اُس سے اِن چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے۔ اپنی عمر کس کام میں خرچ کی؟ اپنے علم پر کیا عمل کیا؟ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اپنی جسمانی قوت کس کام میں لگائی؟ (ترمذی)

﴿48﴾ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللهِ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَاحِبِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: مَثَلُ الَّذِيْ يُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَوَيَنْسٰى نَفْسَهُ كَمَثَلِ السِّرَاجِ يُضِيْءُ لِلنَّاسِ وَ يَحْرَقُ نَفْسَهُ. رواه الطبراني في الكبير و اسناده حسن ان شاء الله تعالىٰ، الترغيب ١/١٢٦

حضرت جندب بن عبد اللہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو لوگوں کو خیر کی بات سکھائے اور اپنے آپ کو بھلا دے (خود عمل نہ کرے) اس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کے لئے روشنی کرتا ہے لیکن خود کو جلا دیتا ہے۔ (طبرانی، ترغیب)

﴿49﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيْهٍ، وَمَنْ لَمْ يَنْفَعْهُ عِلْمُهُ ضَرَّهُ جَهْلُهُ، اِقْرَاِالْقُرْآنَ مَا نَهَاكَ، فَاِنْ لَمْ يَنْهَكَ فَلَسْتَ تَقْرَءُهُ. رواه الطبراني في الكبير و فيه شهر بن حوشب وهو ضعيف وقد وثق، مجمع الزوائد ١/٤٤٠

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بعض علم رکھنے والے علمی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے (علم کے ساتھ جو سمجھ بوجھ ہونی چاہئے اس سے خالی ہوتے ہیں) اور جس کا علم اسے فائدہ نہ پہنچائے تو اس کی جہالت اسے نقصان پہنچائے گی۔ قرآن کریم کو تم (حقیقت میں) اُس وقت پڑھنے والے (شمار) ہوگے جب تک وہ قرآن تمہیں (گناہوں اور برائیوں سے) روکتا رہے اور اگر وہ تمہیں نہ روکے تو تم اس کو حقیقت میں پڑھنے والے ہی نہیں۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿50﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَامَ لَيْلَةً بِمَكَّةَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَامَ عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ، وَكَانَ اَوَّاهًا، فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ، وَ حَرَّضْتَ وَ جَهَدْتَ وَ نَصَحْتَ، فَقَالَ: لَيَظْهَرَنَّ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يُرَدَّ الْكُفْرُ اِلٰى مَوَاطِنِهِ، وَلَتُخَاضَنَّ الْبِحَارُ بِالْاِسْلَامِ، وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَعَلَّمُوْنَ فِيْهِ الْقُرْآنَ يَتَعَلَّمُوْنَهُ وَيَقْرَءُوْنَهُ وَيَقُوْلُوْنَ: قَدْ قَرَاْنَا وَعَلِمْنَا، فَمَنْ ذَا الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌمِنَّا؟ (ثُمَّ

قَالَ لِاَصْحَابِهِ) فَهَلْ فِي أُوْلٰئِكَ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ وَمَنْ أُوْلٰئِكَ؟ قَالَ أُوْلٰئِكَ مِنْكُمْ وَأُوْلٰئِكَ وَقُوْدُ النَّارِ۔

رواه الطبراني في الكبير ورجاله ثقات إلا أن هند بنت الحارث الْخَثْعَمِيَّةَ التابعية لم أرمن وثقها ولاجرحها، مجمع الزوائد ۱/۱۹۱ طبع مؤسسة المعارف، بيروت و هند مقبولة۔ تقريب التهذيب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات مکہ مکرمہ میں کھڑے ہوئے اور تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پہنچادیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو بہت (زیادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں) آہ وزاری کرنے والے تھے اٹھے اور عرض کیا: جی ہاں (میں اللہ تعالیٰ کو گواہ بناتا ہوں کہ آپؐ نے پہنچادیا) آپؐ نے لوگوں کو اسلام کے لئے خوب اُبھارا اور آپؐ نے اس کے لئے خوب کوشش کی اور نصیحت فرمائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان ضرور غالب ہوکر رہے گا یہاں تک کہ کفر کو اس کے ٹھکانوں کی طرف لوٹا دیا جائے، اور یقیناً تم اسلام کو پھیلانے کے لئے سمندر کا سفر بھی کروگے اور لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا جس میں لوگ قرآن کریم سیکھیں گے، اس کی تلاوت کریں گے اور کہیں گے ہم نے پڑھ لیا اور جان لیا، اب ہم سے بہتر کون ہوگا؟ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) کیا ان لوگوں میں کوئی خیر ہوسکتی ہے؟ یعنی ان میں ذرہ برابر بھی خیر نہیں ہے اور دعویٰ ہے کہ ہم سے بہتر کون ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ لوگ تم ہی میں سے ہوں گے یعنی اسی امت میں سے ہوں گے اور یہی لوگ دوزخ کا ایندھن ہیں۔

(طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿51﴾ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ بَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَتَذَاكَرُ يَنْزِعُ هٰذَا بِآيَةٍ وَيَنْزِعُ هٰذَا بِآيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَأَنَّمَا يُفْقَأُ فِي وَجْهِهِ حَبُّ الرُّمَّانِ فَقَالَ: يَا هٰؤُلَاءِ بِهٰذَا بُعِثْتُمْ أَمْ بِهٰذَا أُمِرْتُمْ؟ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ رواه الطبراني في الاوسط ورجاله ثقات اثبات، مجمع الزوائد ۱/۳۸۹

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دروازے کے پاس بیٹھے ہوئے آپس میں اس طور پر مذاکرہ کررہے تھے کہ ایک شخص ایک آیت کو اور دوسرا شخص دوسری آیت کو اپنی بات کی دلیل میں پیش کرتا (اس طرح جھگڑے کی سی شکل بن گئی) اتنے میں رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ ؐ کا چہرۂ مبارک (غصہ میں) ایسا سرخ ہو رہا تھا گویا آپ ؐ کے چہرہ مبارک پر انار کے دانے نچوڑ دیئے گئے ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگو! کیا تم اس (جھگڑے) کے لئے دنیا میں بھیجے گئے ہو یا تمہیں اس کا حکم دیا گیا ہے؟ میرے اس دنیا سے جانے کے بعد جھگڑنے کی وجہ سے ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر نہ بن جانا (کہ یہ عمل کفر تک پہنچادیتا ہے) (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿52﴾ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: اَنَّ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّمَا الْاُمُوْرُ ثَلَاثَةٌ: اَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَاَمْرٌ تَبَيَّنَ لَكَ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ، وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيْهِ فَرُدَّهُ اِلٰى عَالِمِهٖ.

رواه الطبراني في الكبير ورجاله موثقون، مجمع الزوائد ١/ ٣٩٠

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا: امور تین ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جس کا حق ہونا واضح ہو اس کی پیروی کرو، دوسرا وہ جس کا غلط ہونا واضح ہو اس سے بچو، تیسرا وہ جس کا حق ہونا یا غلط ہونا واضح نہ ہو اس کو اس کے جاننے والے یعنی عالم سے پوچھو۔ (طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿53﴾ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّي اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَاْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

رواه الترمذي وقال: هذا حديث حسن باب ماجاء في الذي يفسر القران برايه رقم: ٢٩٥١

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری طرف نسبت کر کے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو۔ صرف اسی حدیث کو بیان کرو جس کا حدیث ہونا تمہیں معلوم ہو۔ جس شخص نے جان بوجھ کر میری طرف غلط حدیث منسوب کی اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔ جس نے قرآن کریم کی تفسیر میں اپنی رائے سے کچھ کہا اسے اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالینا چاہیے۔ (ترمذی)

﴿54﴾ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَالَ فِي كِتَابِ اللهِ

قرآن کریم اور حدیث شریف سے اثر لینا

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ تَعَالٰی: ﴿وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰیٓ اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ﴾ [المائدة:۸۳]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرمایا: اور جب یہ لوگ اس کتاب کو سنتے ہیں جو رسول پر نازل ہوئی ہے تو آپ (قرآن کریم کے تاثر سے) ان کی آنکھوں کو آنسوؤں سے بہتا ہوا دیکھتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا۔ (مائدہ)

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾

[الاعراف:۲۰۴]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تا کہ

بِرَأْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَاَ۔ رواہ ابو داؤد، باب الکلام فی کتاب اللّٰہ بلاعلم، رقم: ۳۶۵۲

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ کریم (کی تفسیر) میں اپنی رائے سے کچھ کہا اور وہ حقیقت میں صحیح بھی ہو تب بھی اس نے غلطی کی۔ (ابوداؤد)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن کریم کی تفسیر اپنی عقل اور رائے سے کرتا ہے پھر اتفاقاً وہ صحیح بھی ہو جائے تب بھی اس نے غلطی کی کیونکہ اس نے اُس تفسیر کے لئے نہ احادیث کی طرف رجوع کیا اور نہ ہی علمائے اُمت کی طرف رجوع کیا۔ (مظاہر حق)

تم پر رحم کیا جائے۔ (اعراف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قَالَ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا﴾ [الکھف:۷۰]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ان بزرگ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا: اگر آپ (علم حاصل کرنے کے لئے) میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں تو اتنا خیال رہے کہ آپ کسی بات کے بارے میں پوچھیں نہیں جب تک کہ اس کے متعلق میں خود ہی نہ بتادوں۔ (کہف)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَبَشِّرْ عِبَادِ ○ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ [الزمر:۱۷،۱۸]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ میرے ان بندوں کو خوشخبری سنادیجئے جو اس کلام الٰہی کو کان لگا کر سنتے ہیں پھر اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں۔ (زمر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ج ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ﴾ [الزمر۲۳]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام یعنی قرآن کریم نازل فرمایا ہے وہ کلام ایسی کتاب ہے جس کے مضامین باہم ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں، اس کی باتیں بار بار دہرائی گئی ہیں، جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے بدن اس کتاب کو سن کر کانپ اٹھتے ہیں، پھر ان کے جسم اور ان کے دل نرم ہو کر اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ (زمر)

احادیث نبویہ

﴿55﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْرَأْ عَلَیَّ، قُلْتُ: اَقْرَأُ عَلَیْكَ وَ عَلَیْكَ اُنْزِلَ؟ قَالَ فَاِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ، فَقَرَأْتُ عَلَیْهِ سُوْرَةَ النِّسَاءِ حَتّٰی بَلَغْتُ ﴿فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ۭ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی

﴿هٰٓؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا﴾ قَالَ: اَمْسِكْ ، فَاِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

رواه البخاري، باب فكيف إذا جئنا من كلّ امة بشهيد......الآية، رقم: ٤٥٨٢

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو پڑھ کر سناؤں جبکہ آپ پر قرآن اترا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں۔ چنانچہ میں نے آپ کے سامنے سورہ نساء پڑھی یہاں تک کہ جب میں اس آیت پر پہنچا "فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَاۤءِ شَهِيْدًا" **ترجمہ:** اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور آپ کو اپنی امت پر گواہ بنائیں گے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بس اب رک جاؤ۔ میں آپ کی طرف متوجہ ہوا تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (بخاری)

﴿56﴾ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِذَا قَضَى اللّٰهُ الْاَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ، كَاَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلٰى صَفْوَانٍ فَاِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا: الْحَقَّ وَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ۔

رواه البخاري، باب قول الله تعالىٰ و لا تنفع الشفاعة عنده الا لمن اذن لها الآية، رقم: ٧٤٨١

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم نافذ فرماتے ہیں تو فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم کی ہیبت ورعب کی وجہ سے کانپ اٹھتے ہیں اور اپنے پروں کو ہلانے لگتے ہیں۔ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کا ارشاد اس طرح سنائی دیتا ہے جیسے چکنے پتھر پر زنجیر مارنے کی آواز ہوتی ہے۔ پھر جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے پروردگار نے کیا حکم دیا؟ وہ کہتے ہیں کہ حق بات کا حکم فرمایا، اور واقعی وہ عالی شان ہے، سب سے بڑا ہے۔ (بخاری)

﴿57﴾ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ قَالَ: اِلْتَقٰى عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَلَى الْمَرْوَةِ فَتَحَدَّثَا ثُمَّ مَضٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَ بَقِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَبْكِيْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَايُبْكِيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: هٰذَا۔ يَعْنِيْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو۔ زَعَمَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ كَانَ فِيْ

قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ كِبْرٍ كَبَّهُ اللهُ لِوَجْهِهِ فِي النَّارِ۔

رواه احمد و الطبرانی فی الکبیر ورجاله رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۱/۲۸۲

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوفؒ فرماتے ہیں کہ مَرْوہ (پہاڑی) پر حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی آپس میں ملاقات ہوئی۔ وہ دونوں کچھ دیر آپس میں بات کرتے رہے پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ چلے گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ وہاں روتے ہوئے ٹھہر گئے۔ ایک آدمی نے ان سے پوچھا: ابوعبدالرحمٰن! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ صاحب یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما ابھی بتا کر گئے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا اللہ تعالیٰ اسے چہرے کے بل آگ میں ڈال دیں گے۔

(مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر

اللہ تعالیٰ کے اوامر میں اللہ تعالیٰ کے دھیان کے ساتھ مشغول ہونا یعنی اللہ رب العزت میرے سامنے ہیں اور وہ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

قرآن کریم کے فضائل

آیاتِ قرآنیہ

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْکُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَ ہُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ○ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰہِ وَبِرَحْمَتِہٖ فَبِذٰلِکَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ ہُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ﴾ [یونس: ۵۸،۵۷]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: لوگو! تمہارے پاس، تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی کتاب آئی ہے جو سراسر نصیحت اور دلوں کی بیماری کے لئے شفا ہے اور (اچھے کام کرنے والوں کے لئے اس قرآن میں) رہنمائی اور (عمل کرنے والے) مؤمنین کے لئے ذریعہ رحمت ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے اس فضل ومہربانی یعنی قرآن کے اترنے پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ

قرآن اس دنیا سے بدر جہا بہتر ہے جس کو وہ جمع کررہے ہیں۔ (یونس)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ [النحل:١٠٢]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ فرمادیجئے کہ بلاشبہ اس قرآن کو روح القدس یعنی جبرئیل علیہ السلام آپ کے رب کی طرف سے لائے ہیں تاکہ یہ قرآن، ایمان والوں کے ایمان کو مضبوط کرے، اور یہ قرآن، فرمانبرداروں کے لئے ہدایت اور خوشخبری ہے۔ (نحل)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾

[بنی اسرائیل:٨٢]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یہ قرآن جو ہم نازل فرمارہے ہیں، یہ مسلمانوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل)

وَقَالَ تَعَالٰی ﴿اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ﴾ [العنکبوت:٤٥]

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے ارشاد فرمایا: جو کتاب آپ پر اتاری گئی ہے اس کی تلاوت کیا کیجئے۔ (عنکبوت)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ﴾ [فاطر:٢٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو لوگ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور نماز کی پابندی کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے پوشیدہ اور علانیہ خرچ کیا کرتے ہیں وہ یقیناً ایسی تجارت کی امید لگائے ہوئے ہیں جس کو کبھی نقصان پہنچنے والا نہیں یعنی ان کو ان کے اعمال کا اجر وثواب پورا پورا دیا جائے گا۔ (فاطر)

وَقَالَ تَعَالٰی: ﴿فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ○ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ○ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ○ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ○ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ○ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ

الْعٰلَمِيْنَ ☆ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ﴾ [الواقعہ:٧٥-٧٩]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں ستاروں کے غروب ہونے اور چھپنے کی قسم کھاتا ہوں اور اگر تم سمجھو تو یہ قسم بہت بڑی قسم ہے۔ قسم اس پر کھاتا ہوں کہ یہ قرآن بڑی شان والا ہے جو لوحِ محفوظ میں درج ہے۔ اس لوحِ محفوظ کو پاک فرشتوں کے علاوہ اور کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ یہ قرآن رب العالمین کی جانب سے بھیجا گیا ہے تو کیا تم اس کلام کو سرسری بات سمجھتے ہو۔ (واقعہ)

وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ﴾ [الحشر:٢١]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: (قرآن کریم اپنی عظمت کی وجہ سے ایسی شان رکھتا ہے کہ) اگر ہم اس قرآن کو کسی پہاڑ پر نازل کرتے (اور پہاڑ میں شعور و سمجھ ہوتی) تو آپ اس پہاڑ کو دیکھتے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے دب جاتا اور پھٹ جاتا۔ (حشر)

احادیثِ نبویہ

﴿58﴾ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ، وَمَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِيَ السَّائِلِيْنَ، وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ.

رواه الترمذي وقال :هذا حديث حسن غريب، باب فضائل القرآن، رقم: ٢٩٢٦

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیثِ قدسی بیان فرمائی: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سارے کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے خود اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔ (ترمذی)

﴿59﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّكُمْ لَا تَرْجِعُوْنَ

اِلَی اللہِ بِشَیْءٍ اَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْہُ یَعْنِیْ الْقُرْآنَ۔

رواہ الحاکم وقال: ھذا حدیث صحیح الاسناد لم یخرجاہ ووافقہ الذھبی ۱/۵۵۵

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اللہ تعالیٰ کا قُرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کرسکتے جو خود اللہ تعالیٰ سے نکلی ہے یعنی قرآن کریم۔ (مستدرک حاکم)

﴿60﴾ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْقُرْآنُ مُشَفَّعٌ وَمَاحِلٌ مُصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَہُ اَمَامَہُ قَادَہُ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَنْ جَعَلَہُ خَلْفَ ظَھْرِہٖ سَاقَہُ اِلَی النَّارِ۔

رواہ ابن حبّان واسنادہ جید) ۱/۳۳۱

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم ایسی شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی اور ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے یعنی اس پر عمل کرے اس کو یہ جنت میں پہنچا دیتا ہے۔ اور جو اس کو پیٹھ پیچھے ڈال دے یعنی اس پر عمل نہ کرے اس کو یہ جہنم میں گرا دیتا ہے۔

(ابن حبان)

فائدہ: ''قرآن کریم ایسا جھگڑا کرنے والا ہے کہ اُس کا جھگڑا تسلیم کرلیا گیا'' اس کا مطلب یہ ہے کہ پڑھنے اور اُس پر عمل کرنے والوں کے لئے درجات کے بڑھانے میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں جھگڑتا ہے اور اس کے حق میں لاپرواہی کرنے والوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ میرا حق کیوں نہیں ادا کیا۔

﴿61﴾ عَنْ عَبْدِاللہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ قَالَ: اَلصِّیَامُ وَالْقُرْآنُ یَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، یَقُوْلُ الصِّیَامُ: اَیْ رَبِّ مَنَعْتُہُ الطَّعَامَ وَ الشَّھْوَۃَ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ، وَیَقُوْلُ الْقُرْآنُ: مَنَعْتُہُ النَّوْمَ بِاللَّیْلِ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ، قَالَ: فَیُشَفَّعَانِ لَہٗ۔

رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر ورجال الطبرانی رجال الصحیح، مجمع الزوائد ۳/۴۱۹

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: روزہ اور قرآن کریم دونوں قیامت کے دن بندہ کے لئے شفاعت کریں گے۔ روزہ عرض کرے

گا: اے میرے رب! میں نے اس کو کھانے اور نفسانی خواہش پوری کرنے سے روکے رکھا میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ قرآن کریم کہے گا: میں نے اسے رات کو سونے سے روکا (کہ یہ رات کو نوافل میں میری تلاوت کرتا تھا) میری شفاعت اس کے بارے میں قبول فرمائیے۔ چنانچہ دونوں اس کے لئے سفارش کریں گے۔ (مسند احمد، طبرانی، مجمع الزوائد)

﴿62﴾ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِيْنَ۔ رواه مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن......رقم:١٨٩٧

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس قرآن شریف کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے مرتبہ کو بلند فرماتے ہیں اور بہت سوں کے مرتبہ کو گھٹاتے ہیں یعنی جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں عزت عطا فرماتے ہیں۔ اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کرتے ہیں۔ (مسلم)

﴿63﴾ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (لِاَبِيْ ذَرٍّ): عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، وَذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ، وَ نُوْرٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ۔

(وهو جزء من الحديث) رواه البيهقي في شعب الايمان ٤/٢٤٢

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: قرآن کریم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کا اہتمام کیا کرو، اس عمل سے آسمانوں میں تمہارا ذکر ہوگا اور یہ عمل زمین میں تمہارے لئے ہدایت کا نور ہوگا۔ (بیہقی)

﴿64﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ، رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْقُرْآنَ، فَهُوَ يَقُوْمُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ۔ رواه مسلم، باب فضل من يقوم بالقرآن،......رقم:١٨٩٤

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو ہی شخصوں پر رشک کرنا چاہیے۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف عطا کیا ہو اور وہ دن رات اس کی تلاوت میں مشغول رہتا ہو۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا ہو اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہو۔ (مسلم)